Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

حلقہ ۵ نمبر ۲۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز اتوار

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲ رجب ۱۳۹۲ھ، ۱۳ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۱۳ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۸۵

اتحاد میں قوت ہے۔ متحد رہنے سے ہی ہم سربلند اور طاقتور ہو سکتے ہیں

ہمیں پاکستان کی سرزمین میں پنجابی، سندھی یا پٹھان کی حیثیت میں نہیں بلکہ پاکستانی ہونے کی حیثیت میں رہنا چاہیئے

بانئ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کی اہلِ پاکستان کو نصیحت

۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء کو گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں قبائلی جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"دیکھئے ہم مسلمان اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات پر چلتے ہیں۔ ہم سب اسلامی اخوت کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس اخوت کا تقاضا یہ ہے کہ حقوق، عزت اور مرتبہ میں سب برابر ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر اتحاد کا ایک خاص اور گہرا احساس پایا جاتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم میں سے اکثر مسلمان ہیں بلکہ ہماری اپنی تاریخ ہے، ریتیں اور رسمیں ہیں اور احساس وشعور ہے۔ ہمارے سوچنے سمجھنے کے طریق ہیں۔ ہمارا اپنا نقطۂ نظر ہے۔ ہم سب مل کر ہمارے اندر قومیت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ ہم سب مسلمان ایک خدا، ایک کتاب اور ایک رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ لہذا ہم سب کو مل کر ایک قوم ہونا چاہیئے۔ آپ نے ایک پرانا قول سنا ہو گا کہ اتحاد میں قوت ہے۔ جب تک ہم متحد ہیں۔ سربلند اور طاقتور ہیں۔ اگر متحد نہیں تو کمزور اور خوار ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر مسلمان حتی الامکان یہ کوشش کرے کہ آپس میں کامل اتحاد و اتفاق پیدا ہو۔"

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ کے جلسۂ عام میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب آپ کی حیثیت ایک قوم کی ہے۔ آپ نے اپنا ملک بنا لیا ہے۔ اور یہ وسیع سرزمین آپ ہی کی ہے۔ یہ پنجابی یا سندھی یا پٹھان یا بنگالی کی نہیں ہے۔ آپ سب ہی اس کے مالک ہیں۔ کیا آپ اس کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو اس کے لئے ایک ضروری شرط یہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم سب کے درمیان پورا اتحاد اور اتفاق ہو۔"

"پاکستان مسلم قوم کے اتحاد کی ایک مجسّم صورت ہے، ..... ہمارے لئے سچے مسلمان کی حیثیت سے اس اتحاد کو قائم رکھنا ضروری ہے۔"

اخبار احمدیہ

ربوہ ـ ۱۲ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت گذشتہ دنوں نزلہ اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ ـ ۱۱ ظہور۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی زیر ہدایت محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ توبہ کی آیت اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے مساجد کی اغراض و برکات اور اس کے آداب کو واضح فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حتی الامکان تمام نمازیں مساجد میں جا کر باجماعت ادا کرنی چاہئیں۔ دعا کرتے ہوئے باوقار طریق سے ان میں داخل ہونا چاہیئے اور جو وقت بھی مسجد میں گزرے اسے دعا اور تسبیح و تحمید میں صرف کرنا چاہیئے۔ مساجد میں اونچی آواز سے بولنا اور دنیوی امور پر گفتگو کرنا سخت منع ہے۔ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی روشنی میں مساجد کی برکات کو واضح کیا اور بتایا کہ مسجد میں کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے ادب و احترام کے منافی ہو۔ تاکہ ہم اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

ایک ضروری یاددہانی

جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدوں کی وصولی کا تیسرا مرحلہ شروع ہے جو ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ نے ہر وعدہ کنندہ سے کم از کم اسّی فیصدی وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجوانی ہیں۔ مرکز آپ سے سو فیصدی سے زائد وصولی کی توقع رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۴ ماہ ظہور (اگست) کو یوم آزادی کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہذا ۱۵ ظہور (اگست) کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل محلہ دار الرحمت غربی، ربوہ ٭ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ استقلالِ پاکستان

۱۴ اگست کو یوم استقلال پاکستان ہے۔ ہم اپنے عزیز وطن کا چھبیسواں (۲۶) یومِ آزادی ایسے حالات میں منا رہے ہیں جبکہ پوری قوم سقوطِ ڈھاکہ کے عظیم المیہ کی وجہ سے ــــ اور پھر حال ہی میں تیز رو ایکسپریس کے دلدوز حادثہ کی بناء پر غم و اندوہ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ پاکستان ایسے المناک صدمات سے محفوظ رہے اور اہلِ پاکستان کو اتحاد، یک جہتی، ایثار، رواداری اور وسیع النظری کی وہ حقیقی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق ملے جو اسلام ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کی طرف بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح نے ہمیں بارہا توجہ دلائی۔

اس وقت ہمارا ملک جن خطرناک حالات میں سے گذر رہا ہے انکا یہ اولین تقاضا ہے کہ ہر محبِ وطن پاکستانی اپنے زاویۂ نگاہ کو بلند اور وسیع کرے، وہ حب الوطنی کا صحیح جذبہ اپنے اندر پیدا کرے۔ صرف اپنی ذات یا اپنے خاندان یا محض اپنے صوبہ کے مفاد کو نہ دیکھے بلکہ یہ محسوس کرے کہ میں پاکستانی قوم کا ایک فرد ہوں لہذا ملک کے مفاد کو مقدم رکھنا اور اسکی خاطر ہر قربانی پیش کرنا میرا فرض ہے۔ اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو ہماری ذاتی خوشحالی، خاندانی اور صوبائی مفاد بھی اسی امر میں مضمر ہے کہ ہم اپنے ملک کو مضبوط بنائیں اور اسے ہر قسم کے داخلی اور بیرونی خلفشار سے محفوظ رکھیں۔

اس وقت ہمارا ملک جن مہیب خطرات میں گھرا ہوا ہے وہ معمولی عقل و فہم رکھنے والے شخص کو بھی نظر آ سکتے ہیں اور ان کے جو خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں وہ بھی ظاہر و باہر ہیں۔ لیکن یہ دیکھ کر بڑا افسوس اور دکھ ہوتا ہے کہ ابھی تک صورت حالات کی نزاکت کا صحیح احساس ہمارے ملک میں پوری طرح پیدا نہیں ہوا۔ ہمارے ہاں ایسے عناصر کی کمی نہیں ہے جو چھوٹے چھوٹے اور معمولی ذاتی اور گروہی مفاد کی خاطر ملک میں فتنہ و فساد، بے چینی اور انتشار پیدا کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ و تیار رہتے ہیں۔ صوبائی، لسانی اور مذہبی اختلافات کی بناء پر فساد، تعلیمی اداروں اور کارخانوں میں ہڑتال اور تالہ بندیاں، لوٹ مار اور قتل و غارت ــــ یہ سب حرکات ظاہر کرتی ہیں کہ ابھی تک ہمارے ہاں صحیح قومی اور اجتماعی شعور، وسیع النظری اور حب الوطنی کے جذبہ کی کمی ہے۔ ایسی حرکات کرنے والے عناصر تاریخ سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کرتے جو اس قسم کی حرکات کے انجام کی عبرتناک مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

قرآن کریم نے ہمیں بار بار اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا حکم دیا ہے اور لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ کہکر ہمیں فتنہ و فساد پیدا کرنے والی ہر راہ سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو اطاعت اور تعاون کی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی یہاں تک تلقین فرمائی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اے مسلمانو! اگر ایک حبشی غلام بھی تمہارا سردار بنا دیا جائے تو تم اسکی بھی پوری پوری اطاعت کرو اور اس کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرو۔ ذرا غور کیجئے ان مقدس اور زریں ارشادات پر۔ آج ہمارے ملک میں جو اسلام کے نام پر قائم ہوا اور جہاں پر قریباً ہر تحریک اسلام ہی کے نام پر اُٹھتی ہے کس حد تک عمل ہو رہا ہے! سچی بات یہی ہے کہ آزادی اور حریت کے نام پر مادر پدر آزادی کی جو رَو اِس وقت جاری ہے؛ وہ اسلام سے ذرا بھر بھی موافقت نہیں رکھتی۔ اسلام کی رُو سے ہر آزادی کا ایک دائرہ ہوتا ہے وہ اپنی حدود ہی میں اچھی لگتی ہے۔ اگر حدود سے تجاوز کر جاتی ہے تو پھر سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اسلام کی اصل اور حقیقی رُوح یہی ہے کہ ہم اتحاد، اتفاق، ایثار، رواداری اور وسیع النظری اپنے اندر پیدا کریں۔ حب الوطن من الایمان کے مطابق وطن کی محبت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اطاعت نظام کی صحیح رُوح کا مظاہرہ کریں تاکہ دُنیا میں اسلام بھی سر بلند ہو اور ہمارا وطنِ عزیز بھی تیزی کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے دنیا میں ایک پُر وقار مقام حاصل کرے۔

آج جبکہ پاکستانی قوم اپنا یوم استقلال منا رہی ہے ہم ہر دردمند پاکستانی سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ حالات کا بنظرِ غائر جائزہ لے۔ ان خطرات کو محسوس کرے جو اسوقت پاکستان کو درپیش ہیں اور پھر اُن فرائض اور ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کرے جو ملک و قوم کی جانب سے اسپر عائد ہوتی ہیں۔ الفضل کے اسی پرچہ میں اگلے صفحات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ خطبہ جمعہ ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جس میں حضور نے بڑے دلنشین انداز میں اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ فتنہ و فساد پیدا کرنا فطرتِ صحیحہ اور شریعت اسلامیہ کے سراسر منافی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے بھی خلاف ہے جن کا اس نے انسان کو مظہر بنایا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ نہ صرف خود حضور کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا غور سے مطالعہ کریں بلکہ غیر از جماعت اصحاب میں بھی اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں کیونکہ موجودہ وقت اور حالات کا یہی تقاضا ہے۔ حضور نے اس خطبہ جمعہ میں بتایا ہے کہ :-

- بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم ترقی بھی کریں اور نظم و ضبط کی دھجیاں بھی اُڑائیں حالانکہ دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کے قانون کے خلاف ہے۔
- آزادی اور مادر پدر آزادی میں بڑا فرق ہے۔ ہر چیز اپنی حد کے اندر ہی مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے، جب وہ اپنی حدود کو پھاندلیتی ہے تو پھر سوائے خرابی کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔
- گھیراؤ جلاؤ۔ توڑ پھوڑ اور مار پیٹ کا رجحان اسلامی شریعت اور انسانی فطرتِ صحیحہ کے خلاف ہے۔ اس سے صرف ملکی مفاد پر ہی زد نہیں پڑتی بلکہ خود ایسا کرنے والوں کی فلاح و بہبود بھی متأثر کرتی ہے اور انسان کی وہ خداداد صلاحیتیں ضائع ہو جاتی ہیں جو اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر ہونے کی حیثیت سے عطا فرمائی ہیں۔

خدا کرے کہ ہم سب ان اہم اور قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق پائیں تاکہ ہمارا وطنِ عزیز ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہے، اسے ہمیشہ خدائی تائید و نصرت حاصل ہو اور وہ ترقی کی راہ پر رواں دواں رہے۔ آمین

دیس ہے پاکستان ہمارا، دیس ہے پاکستان!

پاک وطن کے رہنے والے ہم ہیں بھائی بھائی
ہم اس گھر کے گُل بُوٹے ہیں اِس گھر کے شیدائی
پنجابی ہوں یا کہ بلوچی، سندھی یا افغان!
دیس ہے پاکستان ہمارا، دیس ہے پاکستان

ایک ہے اُمّت، ایک ہے ملّت، ایک ہماری ذات
ایک خدا کے ماننے والے ایک ہماری بات
ایک نبیؐ کے پروانے ہیں ایک ہماری جان
دیس ہے پاکستان ہمارا، دیس ہے پاکستان

پُورب پچھّم جاگ اُٹھّی ہے بیداری کی موج
توڑتی جاتی ہے ہر بُت کو بُت شکنوں کی فوج
ساتھ ہمارے چِین و عرب ہیں ترکی اور ایران!
دیس ہے پاکستان ہمارا، دیس ہے پاکستان

راوی جہلم سندھ چناب اِک ایسا رُوپ دکھائیں
جسکی آنچ سے دُشمن سارے پانی ہو ہو جائیں
گُونج اُٹھے تکبیر سے ہر اِک وادی، ہر میدان
دیس ہے پاکستان ہمارا، دیس ہے پاکستان!

35

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبہ جمعہ

فتنہ و فساد اسلامی شریعت اور فطرتِ صحیحہ کے سراسر خلاف ہے اللہ تعالیٰ ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا

اس کی وجہ سے انسان کی وہ استعدادیں ختم ہو جاتی ہیں جو صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہونے کی حیثیت سے اُسے حاصل ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ وفا ۱۳۵۱ ہش ۔ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء ۔ بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:۔
قرآن عظیم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہر سُو اور ہر طرف بڑا ہی فتنہ اور فساد پھیلا ہوا ہے ۔ گھیراؤ اور جلاؤ ۔ توڑو اور پھوڑو ، مارو اور پیٹو کا یہ مظاہرہ صرف ہمارے ملک ہی میں نہیں ہے ۔ بلکہ امریکہ میں بھی ہے ۔ بعض دوسرے ممالک میں بھی ہے ۔ بعض ملک ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس رجحان کو سختی کے ساتھ روکا ہے تاہم یہ فساد

اس زمانہ کا فیشن

بن چکا ہے :۔
غرض قرآن کریم نے اس زمانے کے متعلق یہی خبر دی تھی اور بتایا تھا کہ اسے اسلامی شریعت اور انسان کی فطرتِ صحیحہ پسند نہیں کرتی ۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

"وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ" (البقرۃ: ۲۰۶)

اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا ۔

اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اس نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مفسد یعنی فساد کرنے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا ۔ اس عالمین میں صفاتِ باری تعالیٰ کے جو جلوے انسان کے لئے ظاہر ہو رہے ہیں ۔ فساد اُن سے متضاد ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے جلووں اور فساد کے درمیان تضاد پایا جاتا ہے ۔

چنانچہ عربی کی کوئی لغت دیکھیں بعض جگہ علماء صرف اتنا لکھ دیں گے کہ فساد ضد الصلاح اور صلاح ضد الفساد ہے ۔ بہرحال یہ

دو متضاد الفاظ

ہیں ۔ فساد صلاح کے بالکل متضاد چیز ہے اور صلاح فساد سے بالکل متضاد چیز ہے چنانچہ امام راغبؒ نے مفردات میں اصلح کے معنے یہ لکھے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اس کا فاعل ہو اور انسان اس کا مفعول ہو تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں ۔

"خَلَقَهٗ صَالِحًا"

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائش کے وقت قوت اور اہلیت کے لحاظ سے صالح بنایا ہے ۔ اُسے وہ تمام استعدادیں دی گئی ہیں جو ایک صالح آدمی میں ہونی چاہئیں ۔ پھر "صالح" کے معنے یہ لکھے ہیں کہ جو شخص حقوق کی ادائیگی کی اہلیت رکھتا ہو اور اپنی صلاحیتوں کے لحاظ سے اپنے حقوق اور واجبات کو عملاً ادا بھی کر رہا ہو ۔ پس ایسے شخص کو عربی میں "صالح" کہتے ہیں اور یہ معنے "فساد" کے اُلٹ ہیں ۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ تمام قوتیں اور استعدادیں دے کر پیدا کیا ہے اور اس میں یہ اہلیت پیدا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کردہ حقوق کو وہ ادا کر سکے ۔ پھر حقوق کو ادا کرنے کے طریقے بھی بتائے گئے ۔ یعنی نہ صرف اہلیت پیدا کی گئی بلکہ اس کو یہ ہدایت بھی دی گئی کہ تم نے اس اس طرح اپنے حقوق کو ادا کرنا ہے ۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے

حقوق کی ادائیگی

کے متعلق مفصل احکام بیان کئے ہیں ۔ نہ صرف یہ بلکہ حقوق کی ادائیگی کے راستے میں جو روکیں پیدا ہو سکتی تھیں ان کو دُور کرنے کے لئے بھی احکام نازل کئے گئے ہیں
غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انسان کو صالح پیدا کیا ہے اور میں نے اُسے وہ تمام طاقتیں ، قوتیں ، استعدادیں اور صلاحیتیں دے دی ہیں ۔ جن کی اُسے اُن حقوق کی ادائیگی کے لئے ضرورت تھی ۔ جن کو میں نے اس کے اوپر عاید کیا ہے اور جن کی ادائیگی واجب قرار دی ہے ۔ مثلاً انسان کے اپنے نفس کے حقوق کے علاوہ اس پر دوسروں کے حقوق بھی واجب ہیں ۔ ان سب حقوق کی ادائیگی کے لئے جس جس چیز کی انسان کو ضرورت ہے ، وہ اُسے دے دی گئی ہے ۔
غرض فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۔ (الروم: ۳۱) کی رو سے ہماری سب صلاحیتیں اصولی طور پر اس حکم کی بجا آوری کے لئے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بنیں ۔ یہ ایک بڑا لمبا مضمون ہے ۔ آپ اس کے مختلف حصوں کے متعلق اکثر سنتے رہتے ہیں ۔

غرض نوعِ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے ۔ اگر نوعِ انسان کا کوئی فرد اس کے الٹ چلے تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ اس سے پیار نہیں کرے گا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مفسد سے پیار نہیں کرتا ۔ اس واسطے کہ انسانی پیدائش کی جو غرض و غایت ہے ۔ مفسد اس کے الٹ چلتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے پیدائشی طور پر اُسے صالح بنایا تھا ۔ مگر بڑے ہو کر اس نے اس سے متضاد صفات اپنے اندر پیدا کیں ۔ یعنی ایسی راہوں کو اختیار کیا جن سے انسانی حقوق پامال ہوتے ہیں ، ادا نہیں ہوتے ۔ اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی اس عظیم شریعت سے منہ پھیر لیا ۔ جس نے انسان کے ہر قسم کے حقوق قائم کئے اور پھر یہ بھی بتایا کہ ان حقوق کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر پوری صلاحیتیں پیدا کی ہیں ۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ فرمایا ہے کہ جو آدمی مفسد ہے ۔ اس کے اعمال ، اس کی کوشش اور جد و جہد کا نتیجہ صحیح معنی میں کامیابی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ وہ فساد برپا کرتا ہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایک مفسد کے اعمال کو اُن کے نتیجہ کے لحاظ سے صالح قرار نہیں دیتا ۔ جو

صالح اعمال کا نتیجہ

نکلتا ہے وہ مفسد کے اعمال کا نتیجہ نہیں نکلتا ۔ جو آدمی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے دُور ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتا۔ یعنی جو کام کرنا چاہیئے تھا وہ اُس نے نہیں کیا اور جو نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ وہ اس نے کیا تو گو ظاہری اور وقتی طور پر لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں مگر حقیقتاً اس کے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ مثلاً ایک چور ہے۔ وہ چوری کر کے آتا ہے اگر وہ صبح پکڑا جائے تو رات کی روٹی تو اس نے اپنے مطلب کے مطابق خوب عیش سے کھائی۔ مگر کیا یہی کوئی کامیابی ہے کہ ایک وقت کی روٹی کھالی اور اگلے روز ہتھکڑیاں لگ گئیں اور جیل بھیج دئیے گئے یا پولیس ڈاکہ ڈالا اور ڈکیتی کے دوران قتل ہو گئے یا اُس نے اس ناپائیدار اور بے وفا دُنیا میں دُنیوی طور پر حظ اور مسرت حاصل کر لی لیکن اُخروی زندگی میں لمبے عرصے کی جہنم سہیڑ لی۔ یہ تو کوئی کامیابی نہیں۔ کم از کم ایک سچے احمدی مسلمان کے لئے تو کوئی کامیابی نہیں ہے۔ ایک عقلمند کے لئے بھی یہ کوئی کامیابی نہیں ہے۔ دُنیا کا کوئی عقلمند آدمی اگر ہم اسے اخروی زندگی کا قائل کر سکیں تو وہ بھی یہ نہیں کہے گا کہ ایک ایسا فعل جس کے نتیجہ میں چندروزہ تکلیفیں اُٹھانے کے بعد ابدی لذتوں اور سرور کا سامان پیدا ہو وہ اس فعل سے بُرا ہے۔ جس کے نتیجہ میں چند دن اس کو لذت اور سرور کے ملیں اور پھر ابدی مصیبت، دُکھ درد اور بے چینی میں اس کی زندگی گذرے۔ یعنی اگر اُخروی زندگی ہے اور ہمارے نزدیک تو یقیناً ہے تو پھر ہر عقلمند یہی کہے گا کہ پہلی چیز بہرحال اچھی ہے۔ ابدی مسرتوں کے حصول کے لئے

چندروزہ تکالیف

کا برداشت کر لینا ہر صورت اچھا ہے۔ بجائے اس کے کہ انسان اس دنیا کی چندروزہ زندگی سے فائدہ اٹھائے اور پھر ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد بنکر جہنم کی آگ میں جلتا رہے اس سے بہتر ہے کہ انسان اس دُنیا کے مصائب برداشت کرے اور فتنہ و فساد سے بچکر اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ جائے۔

پس مذہباً بھی انسانی فطرت کے لحاظ سے بھی اور عقلاً بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آدمی صالح بنا رہے تو اچھا ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہماری عقل کا تعلق ہے یہ تو متعلقات کے مطابق نتیجہ نکالتی ہے مثلاً اگر یہ ہے اور یہ ہے تو پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ دو اور دو جمع کئے جائیں تو نتیجہ چار نکلتا ہے۔ اس کا آٹھ نتیجہ نہیں نکلے گا پس عقلاً بھی یہی درست ہے کہ انسان کی صالحیت ہی نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اگر کوئی مفسد بن جائے اور عارضی اور وقتی طور پر اسے بظاہر کچھ فائدہ بھی پہنچ جائے تو یہ دراصل اس کی کامیابی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مفسدوں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ صالح اعمال سمجھکر ویسا نتیجہ نہیں نکالا کرتا جیسا صالح اعمال کا نتیجہ نکالتا ہے۔ پس مفسد لوگ حقیقی طور پر کامیاب نہیں ہوتے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فساد کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ فساد صلاح کے متضاد ہے۔

صلاح کے معنے

ہوتے ہیں حقوق کی ادائیگی کی اہلیت کا ہونا۔ جیسا کہ فساد مسخ شدہ فطرت کو مستلزم ہے اور ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ حقوق کی ادائیگی کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس کے اعمال کے کامیاب نتائج نکالتا ہے

عجیب بات ہے

کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے، وہ خدا تعالیٰ کی اس نصیحت پر کہ فساد نہیں کرنا، اس وقت عمل پیرا ہو کر ترقی کر گئے۔ مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں، وہ اس کی نصیحت کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں مجھے کچھ چکر آتے ہیں۔ اس لئے میں اس مضمون کی مختصراً تمہید ہی آج بیان کر سکوں گا۔ میں نے فساد کے معنے بتا دیئے ہیں۔ میں نے صلاح کے معنے بھی بتا دیئے ہیں۔ جب ہم بہت ساری چیزیں اکٹھی سامنے دیکھتے ہیں تو حقیقتاً اور انجام کار آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ فساد صلاح کی ضد ہے۔ صلاح کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی اہلیت رکھنا اور فساد کے معنے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے سے نفرت کرنا۔ اُس کے لئے کوشش بھی نہ کرنا بلکہ اس کے اُلٹ کوشش کرنا

اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات

ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ یہ ہیں میری صفات تم ان کے مظہر بنو مثلاً صفت خالقیت ہے۔ تم مختلف چیزیں ایجاد کرو تو اس کے مظہر بن جاؤ گے۔ سائنسدان جو کسی نہ کسی چیز کے موجد ہیں وہ اپنے اپنے دائرہ کے اندر "خالق" کی صفت کے مظہر بن رہے ہیں۔ مگر انسان حقیقی طور پر اس معنی میں تو خالق نہیں بن سکتا جس معنی میں اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت کا کوئی بھی مثل نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ انسانی عقل بھی اللہ کی صفات کا حقیقی تصور نہیں کر سکتی

بہرحال انسان اپنے دائرہ کے اندر خالق بھی بن سکتا ہے۔ رازق بھی بن سکتا ہے۔ وہ اپنے دائرہ کے اندر مالک بھی بن سکتا ہے۔ رب بھی بن سکتا ہے۔ وہ اپنے دائرہ استعداد کے مطابق رحمان بھی بن سکتا ہے اور رحیم بھی بن سکتا ہے۔ انسان جب باپ بن جاتا ہے تو وہ ایک لحاظ سے رحمان بھی بن جاتا ہے۔ اُس کا دو مہینے کا چھوٹا بچہ ہوتا ہے۔ جب رات کو اُٹھ اُٹھ کر اس کے آرام اور دودھ کا انتظام کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ بچے کے کس عمل کی جزا دے رہا ہوتا ہے۔ جس وقت وہ بچہ جوان ہوتا ہے اور عمل کرنا شروع کرتا ہے تو پھر وہ اس کے لئے رحیم بن جاتا ہے غرض

اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے

انسانی فطرت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ خدا کے نیک بندے اپنی فطرت کے مطالبے کو روحانی مطالبہ بنا کر اس پر عمل کر رہے ہوتے ہیں یعنی وہ جو کام کرتے ہیں صفات باری کی پوری معرفت اور عرفان کے بعد کرتے ہیں۔ ورنہ تو ایک دہریہ بھی اس فطرت سے مجبور ہو کر کبھی رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے اور کبھی رحیمیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے لیکن ایک کامل مومن اور ایک دہریہ کے ان صفات کے جلووں میں جو فطرت کے نتیجہ میں اُس کے اور عرفان کے نتیجہ میں اس کے ظاہر ہو رہے ہیں، بڑا فرق ہے۔

بہرحال فساد سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور یہ اس لئے منع فرمایا ہے کہ اس طرح ایک تو انسان اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے پیار نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنی

فلاح اور بہبود

کے لئے جو اچھے اور نیک نتائج نکالنا چاہتا ہے وہ بھی نہیں نکلتے۔ مثلاً اگر مزدور کسی کارخانے کا گھیراؤ کر لیتا ہے اور اس کو توڑ پھوڑ دیتا ہے تو جو اس کا مطلب اور مقصود تھا کہ اُس کا معیارِ زندگی بڑھ جائے، اس کا یہ فعل (یعنی توڑ پھوڑ) اس کی اس خواہش کی تکمیل میں ممد و معاون نہیں بن سکتا بلکہ نتیجہ اُس کے اپنے ہی خلاف نکلتا ہے کیونکہ اس طرح جب کارخانے بند ہو جائینگے اور پیداوار نہیں ہوگی تو مزدور کا معیارِ زندگی کیسے بڑھ جائے گا۔ پس توڑ پھوڑ کے نتیجہ میں یہ سمجھنا کہ معیارِ زندگی بڑھ جائیگا ایک سراسر نامعقول اور خلافِ عقل بات ہے۔

یہ تو میرے مضمون کی تمہید ہے میں آئندہ انشاء اللہ تفصیل سے بتاؤں گا کہ قرآن کریم نے اس مسئلے پر بڑا زور دیا ہے اور فساد کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ

فسادی اور مفسد

اپنے مفسدانہ اعمال کے نتیجہ میں محنت اور کام کو بھی اور ذرائع پیداوار کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے خود اصولی طور پر ذرائع پیداوار بھی بتائے ہیں قرآن کریم کی یہی تو عظمت ہے کہ وہ ایسے اصول بتا دیتا ہے جس سے انسانی عقل آگے خود نتائج اخذ کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں چاہتا ہوں کہ ایک یا دو خطبات میں یہ مضمون ختم ہو جائے لوگ اسے پڑھیں تو شاید ان کی اصلاح ہو جائے اور قرآن کریم کی طرف ان کی توجہ پھر جائے تو وہ فساد سے بچنے اور اصلاح کی طرف لوٹنے کی کوشش کرنے لگ جائیں۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۔/۲ روپے (مینجنگ ایڈیٹر)

سرگودھا سے گوجرانوالہ
اور گوجرانوالہ سے سرگودھا
کے لئے
قابلِ اعتماد، سبک رفتار اور وقت کی پابند
کراؤن بس سروس پر سفر کیجیے

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلماتِ طیبات
ملفوظات
مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں
ہدیہ: ۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک، جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۱ روپے
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۱۸۸

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک
رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور ذی استطاعت احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔ سالانہ چندہ صرف ۔/۷ (مینیجر)

ھو الشافی
دانت نکلوائیے
جب غذا میں سے وٹامن سی اور کیلشیم وغیرہ جزو بدن بن کر مسوڑھوں اور دانتوں تک پہنچنے کی بجائے پاخانے پیشاب تھوک اور پسینے وغیرہ کے رستہ خارج ہوتے رہیں تو مسوڑھے اور دانت گل سڑ کر پائیوریا، مسوڑھ اور کیریز (دانتوں کے گھن) کی امراض اور نتیجتاً دانت درد کا عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے اینٹی پائیوریا ۔/۱۰ اور اینٹی کیریز ۔/۱۰ اور ٹوتھ کیور ۔/۲ ان امراض کا مستقل اور فوری علاج ہے۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرضِ اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۲۸۴
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں یا جو بی اے اور ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لانے کے خواہش مند ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان داخلہ

کلیۃ الطب (طبیہ کالج) میں داخلہ شروع ہے۔ یہ کالج حکومت پاکستان کا منظور شدہ ہے۔ چار سالہ نصاب ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر طبیہ کالج سے حاصل کریں۔ (پرنسپل)

مساجد کے آداب

احادیث کی روشنی میں مسجد کے آداب پر مشتمل ایک پوسٹر نظارت کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جو جماعتیں اپنی مساجد کے لئے منگوانا چاہیں خط لکھ کر مفت منگوا سکتی ہیں۔
(ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

محمد صادق صاحب بٹ انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال کا دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران تعاون فرما کر ممنون فرماویں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گل گھوٹو (خناق)
اور حیوانات کی دوسری تمام بیماریوں کے لئے ہماری اکسیریں
بفضلہ تعالیٰ نہایت موثر اور کامیاب ہیں۔ فی کورس (۴ پیکٹ) چار روپیہ۔ درجن یا زیادہ پیکٹوں پر ۲۵٪ کمیشن خرچ ڈاک ۔/۱ نسخہ جات کا [illegible] رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

ہر عمر کی بچھیاں، مرغیاں، انڈے
رعایتی نرخوں پر
عارضی ریٹ یک روزہ بچھیاں ۲۰۰ روپے سینکڑہ
ہزار سے زائد کو ۱۷۵ روپے
مرغیاں ۸ تا ۱۰ روپے فی مرغی
انڈے ۲/۴۰ روپے درجن
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

ضروری اعلان

ربوہ میں کسی قطعہ زمین اور مکان کی فروخت کا اشتہار بغیر اجازت دفتر سیکرٹری آبادی ربوہ الفضل میں شائع نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایسے اشتہارات بھیجنے والے احباب دفتر مذکور سے اجازت لے کر اور ان کی منظوری سے بھجوایا کریں۔ ورنہ اشتہارات الفضل میں شائع نہیں ہو سکیں گے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۷-۸-۷۲ یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:
قد = ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی = ۳۰-۳۲ انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ تعلیم = ۵ جماعت
عمر = ۱۷ سال سے ۲۳ سال تک۔
(ناظر امور عامہ)

جرمولین
قیمت صرف ایک روپیہ
نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل، چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پلازہ لائل پور فون ۶۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی عزت کو بنانا اور پھر اسے دنیا میں قائم رکھنا ایک اہم کام ہے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے

اگر پاکستان کا ہر فرد اپنی تمام قوتیں ملک و قوم کیلئے وقف کر دے تو ملک کی ساری ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں

اہل وطن کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرّیں نصائح

"تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن و سکون میں رہنے کے عادی ہو چکے ہو سو تمہیں اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہوں گے اور نئے ماحول کے مطابق بنانے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی دشوار کام ہے۔ اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباء و اجداد کی روایتیں وراثت میں ملتی ہیں مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی راہ نمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں پس دوسرے قدیمی ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلہ پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو وہ اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں تم نے اپنے کاموں میں آئندہ آنے والی نسلوں کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ جو بنیاد تم قائم کرو گے آئندہ آنے والی نسلیں ایک حد تک اس بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں گی۔"

(خطبہ اسناد تعلیم الاسلام کالج ۱۹۵۰ء)

"معنوی دولت ہی کسی ملک کی اصل قوت ہوا کرتی ہے باقی سب چیزیں اس کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے دماغ پر زور دے اور یہ اقرار کرے کہ مجھے تمام قوتیں ملک و ملت کے لئے وقف کر دینی ہیں تو یقیناً ہماری ساری (ملکی) ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔"

(المصلح کراچی ۱۴ر اگست ۱۹۵۳ء)

"پاکستان کا مستقبل محض اسلام کو اپنی عملی زندگی میں داخل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ اس بناء پر کیا تھا کہ ہماری تہذیب الگ ہے اور ہندو تہذیب الگ ... ہماری لڑائی اس لئے تھی کہ اس ملک میں ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گھر نہیں تھا۔ ہم ایک زمین چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کہا جا سکے۔ ... ہم ایک حکومت چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کہا جا سکے۔ یہی اصل محرک پاکستان کے مطالبہ کا تھا پس انفرادی اور قومی زندگی میں اسلام کو داخل کرنا ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے۔"

(الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء)

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر **الفضل** ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

تحریک جدید ایک تاریخی دور ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے۔ جس کی تمام انبیاء و مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپؑ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعتِ اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے...... ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تحریک جدید کے اس تاریخی دور میں ضرور حصہ لے کر اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے ؎

اک زمانہ کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار (درثمین)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قربانی ایک تخم ہے جس سے نفوس اور مال کی فصلیں تیار ہوتی ہیں

قربانی چاہے جان کی ہو یا مال کی اس کی حیثیت ایک تخم کی ہے جس سے نفوس اور مال کی فصلیں تیار ہوتی ہیں آج سے چودہ سو سال پہلے مٹھی بھر مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی گردنیں پیش کر دیں ظاہری دنیا یہی کہتی ہے کہ وہ صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاتے مگر ہوا اس کے برعکس کھیت کے بیج کی طرح وہ بڑھے پھولے اور ان کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل گئیں یہی حال مالی قربانی کا ہوا بجائے اس کے ان کے مال یا رزق میں کمی آتی ساری دنیا کے خزانے ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیئے گئے۔ گویا خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک ایسا کھیت ہے اگر اس میں جانیں بوئی جائیں تو اللہ تعالیٰ نفوس اور نسلوں میں برکت بخشتا ہے اگر اس کھیت میں مال بکھیرے جائیں تو اس کے بدلے میں بے حساب مال کی فصلیں تیار ملتی ہیں۔ اس میدان میں رک رک کر قدم رکھنا محض قربانی کی اصل حقیقت کو نہ سمجھنا ہے یا اس کی مثال اس جاہل کسان یا زمیندار کی ہے جو مٹی میں بیج بکھیرنے کو دانوں کے ضیاع سے تعبیر کرتا ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے والی اکسیر دوا پیور الفلفا ٹانک کا لگاتار استعمال خون کی کمی بھوک کی کمی پریشانی خفقان معدہ جگر اور اعضائے رئیسہ کی ہر کمزوری غذا کا جزو بدن نہ بننا۔ طاقتور دوائیں اور وٹامنز کے کھانے کے باوجود کمزوری اور دیگر ہر قسم کی کمزوریاں دور کر کے جسم دل و دماغ کو فرحت بخشتے ہیں جادو اثر ہے قیمت فی شیشی ایک ماہ تین روپے چار ماہ مکمل کورس گیارہ روپے خرچ ڈاک ہر شیشہ ۵/
پیور بے بی ٹانک مجرب بچوں کے دست قے بد ہضمی مٹی کھانے کی عادت اور ہر قسم کی کمزوری دور کر کے بچوں کو صحت مند بنانے والا ٹانک۔ ۳/ روپے
فیلن عورتوں کے چہرے کی چھائیاں، داغ، دھبے کیل مہاسے، چنسیاں اور غیر ضروری بال غائب کرنے والی اکسیر دوا ماہانہ کورس ۶/
پیوریا پیوریا کیور۔ پائیوریا کو ختم کرنے کیلئے ۸ ہفتہ کورس ۶/
منگوانے کا پتہ: شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ضروری اعلان

جو دوست بذریعہ ایجنٹ اخبار الفضل لیتے ہیں۔ وہ براہ کرم اپنا بل ایجنٹ صاحب کو چار پانچ تاریخ تک فوری ادا کر دیا کریں تاکہ ایجنٹ صاحبان بروقت بل کی ادائیگی دفتر میں کر دیا کریں

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴